کلام اقبال اردو میں حدیث و سیرت کی تلمیحات: ایک تحقیقی جائزہ

Allusions of Hadith & Seerah in Urdu Poetry of Iqbal: A Research Analysis

Muhammad Dawood Jamal
Lecturer Govt Khawaja Fareed Graduate College, RYK
Email: dawoodjamal1173@gmail.com
Muhammad Naseer
Research Scholar, RYK
Email: naseermahar02@gmail.com
Dr Mazhar Hussain
Lecturer, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK
Email: mazharhussainbhadroo@gmail.com

Abstract
Allama Muhammad Iqbal was a proficient poet, veteran thinker and skilled philosopher. Beside these, he was a pro Islamist. He studied Greek philosophy and the modern philosophy. He studied the holy Quran very deeply, and he used his very specific version of Quranic Symbolism. He referred to Quranic verses very frequently and effortlessly in his poetry. He studied Islamic philosophers as well such as Rumi, Razi, and Ghazali. He announced Rumi as his spiritual mentor and his ideal philosopher. He studied and wrote about Friedrich Nietzsche, Wolfgang von Goethe, Arthur Schopenhauer and Henri Bergson. He discussed the most important issues of philosophy such as the genesis of time and space, free will, ego and religion. But he was deeply affected by love of Holy Prophetﷺ and his sayings. In his last days he expelled all his book collection from his room, except the Quran. This explains his love of Quran. Sometimes he refers to a Hadith tradition so briefly and symbolically that readers feel it very hard to understand his intentions and misinterpret him. So, there always been a need for authentic helpers for Iqbal lovers. Among these helping writings are highly specified article with very narrow and deep focus on single dimension of interpretation. In the following lines I tried to explain those verses of Iqbal which refer to Hadith traditions.

Keywords: Iqbal, Kalam e Iqbal, Hadith Allusions, Allama Iqbal, Research Analysis

علامہ اقبال شاعر مشرق تھے۔ وہ اردو زبان کے عظیم ترین شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ اقبالؒ کی نظر، دل اور دماغ تینوں مسلمان تھے۔ ان کے کلام کی خوبی بھی یہی ہے کہ وہ ذہن، قلب اور نظر تینوں کو ایک ہی وقت میں مخاطب کرتے ہیں اور ان کا کلام ان تینوں کی تربیت کرتا ہے۔ وہ یورپ کی تعلیم گاہوں میں رہے مگر ان سے تاثر قبول نہ کیا۔ وہ عشق خدا اور عشق رسول سے سرشار تھے۔ ان کا کلام اس حقیقت کا غماز ہے۔ علامہ اقبال اپنی شاعری میں قرآن وسنت کے بکثرت حوالے دیتے ہیں۔ ہم نے اس آرٹیکل میں کلام اقبال اردو میں موجود حدیث وسیرت کی تلمیحات وتضمینات کو الگ کیا ہے اور ان کی توضیح کی ہے۔ اور چند ایک مقامات پر علامہ اقبالؒ نے اپنے علو شان اور عظیم مرتبے کے باوجود ایسی روایات نقل کر دی ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ ایسے مقامات پر ہم نے متقدمین کی کتب سے حوالے نقل کرکے دکھادیا ہے کہ یہ روایت بے اصل ہے۔

منہج تحقیق

تلمیحات کو نمبر شمار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ شعر میں تلمیح کی مختصر وضاحت کے بعد متعلقہ حدیث مبارکہ لکھ دی گئی ہے۔ حدیث کی ضروری توضیح بھی بیان کر دی ہے۔ کلام اقبال کے اشعار کے لیے اکثر جگہ متن میں ہی مختصر حوالہ دے دیا ہے۔ مختصر حوالے کا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ شعر ذکر کرنے کے بعد سب سے پہلے نظم کا نام لکھا ہے [مثلاً: طلوع اسلام]۔ اگر غزل ہے تو اس کا نمبر لکھا ہے۔ پھر کتاب کا مختصر نام لکھ کر صفحہ نمبر لکھا گیا ہے۔ صفحہ نمبر کلیات اقبال اردو مطبوعہ علم وعرفان پبلیشرز لاہور، 2005م کے مطابق ہیں۔ نیز صفحہ نمبرز کے لیے کلیات کی مجموعی نمبرنگ کا اعتبار کیا ہے۔

1. **بہ مشتاقاں حدیثِ خواجہ بدر وحنین آور** **طلوع اسلام** **[بانگ:275]**

معرکہ وجود میں بدر وحنین بھی عشق ذوق وشوق [بال:404]

لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ التوبة:25

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ آل عمران:123

غزوہ بدر 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آیا۔ مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ لشکر میں صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے۔ کافروں کا لشکر ابو جہل کی سربراہی میں آیا جو ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ جنگ میں چودہ مسلمان شہید ہوئے۔ کفار کے ستر افراد مقتول ہوئے اور ستر قیدی بنے[1]۔ غزوہ حنین 8 ہجری میں فتح مکہ کے بعد پیش آیا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے مقابل قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے کفار تھے۔ کفار کی تعداد بیس ہزار تھی۔ مسلمان کل بارہ ہزار تھے۔ مسلمانوں کو ابتداءً پسپائی کا سامنا کرنا

پڑا، مگر بعد میں فتح حاصل ہوئی۔ دشمن کے ستر افراد مارے گئے۔ اس غزوے میں دشمن کے چھ ہزار افراد قیدی بنے جو بعد میں آزاد کر دیے گئے[2]۔

2. میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے — ہندوستانی بچوں کا گیت — [بانگ:87]

اس شعر میں جو بات کی گئی ہے تحقیق یہ ہے کہ وہ ثابت نہیں[3]۔

3. اے تیری ذات باعث تکوین روزگار	**صدیق**	**[بانگ:224]**
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے	26	[بال:326]
مرے کلام پہ حجّت ہے نکتہ لولاک	62	[بال:359]
کہ شاہین شہ لولاک ہے تو	96	[بال:376]
تری پرواز لولاک کی نہیں ہے	88	[بال:374]
آستان مسند آرائے شہ لولاک ہے	بلاد اسلامیہ	[بانگ:146]

- امام دیلمی نے اس حدیث کو اپنی کتاب مسند الفردوس میں نقل کیا ہے: عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "أتاني جبريل فقال: يا محمد، لولاك ما خُلِقت الجنة، لولاك ما خُلِقت النار[4]
- ابن الفاخر نے اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:((إن الله –تعالى- أوحى إلي: وعزتي وجلالي لولاك ما خلقت الجنة، ولولاك ما خلقت الدنيا))[5]
- لولاك لولاك ما خلقت الأفلاك.
- قال الصغاني موضوع، وأقول لكن معناه صحيح وإن لم يكن حديثا.[6]
- امام صنعانی کی رائے میں یہ حدیث موضوع ہے: لولاک لولاک ماخلقت الأفلاک[7]
- امام ذھبی ابن الجوزی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حدیث" يَا مُحَمَّد، لولاك مَا خلقت الدُّنْيَا " بے شک موضوع [من گھڑت] ہے۔ اس کا راوی یحیی بصری پرلے درجے کا جھوٹا آدمی ہے۔ نیز اس کی سند تو سراپا اندھیرا ہے۔.[8]
- علامہ عبد الحیٔ لکھنوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہ تو لفظاً مروی ہے اور نہ ہی اس کا معنی کسی صحیح روایت سے ثابت ہے۔ بس یہ بات قصہ گو حضرات اور عام لوگوں میں مشہور ہو گئی ہے[9]۔

4. کبھی میں غار حرا میں چھپا رہا برسوں — سرگزشت آدم — [بانگ:82]

ام المومنین عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح روشن کی طرح سچا ہوتا۔ پھر آپ کی طبیعت خلوت کی طرف شدید مائل ہو گئی۔

آپ ﷺ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور متعدد راتوں تک عبادت کرتے رہتے، اور اس وقت کے لیے زاد لے جاتے تھے۔ جب وہ زاد ختم ہو جاتا تو خدیجہؓ کے پاس تشریف لے آتے اور دوبارہ زاد لے کر غار حراء میں چلے جاتے[10]۔

5. **ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے**	**وطنیت**	**[بانگ:160]**
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے[11]	وطنیت	[بانگ:161]
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری	مذہب	[بانگ:248]

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا　　بنا ہمارے حصار ملت کی اتحاد وطن نہیں ہے

88 [بانگ:135]

مذکورہ بالا چاروں اشعار کا حاصل یہ ہے کہ رنگ و نسل یا جغرافیائی بنیاد پر وطن اور قوم کا تصور اسلام کی روح کے ساتھ شدید متصادم ہے۔ اسلامی تصور میں تمام مسلمان ایک قوم ہیں اور سارے مسلمانوں کا ایک ہی وطن ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری میں اس موضوع کو اہمیت سے بیان کی گیا ہے۔ یہ تصور سیرت طیبہ اور احادیث کی تعلیمات سے ماخوذ ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ حوالے پیش ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ کسی غزوہ کے موقع پر ایک مہاجر نے کسی انصاری کو [جھگڑے میں] مارا۔ اس پر انصاری نے مہاجرین کو مدد کے لیے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو بلایا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ جاہلیت کی بات کیا ہے؟ جب آپ کو معاملے کی تفصیل بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے نعروں [یعنی قومیت پر مبنی نعروں] کو چھوڑ دو۔ یہ بدبودار جملے ہیں[12]،[13]۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام کے علاوہ کسی قومیت کی ترویج کرنا سخت ناپسندیدہ فعل ہے۔ دوسری طرف رسول اللہ ﷺ نے رنگ و نسل سے بلند تر ہو کر اسلامی قومیت کا تصور دیا، اور تمام مسلمانوں کو اسی تصور کے تحت زندگی گزارنے کی تلقین کی۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: مومن مومن کے لیے عمارت کی بنیاد کی طرح ہے۔ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے[14]۔

6. **کھویا گیا جو مطلب ہفتاد و دوملت میں 34**	**[بال:333]**
آنکھ مل جاتی ہے ہفتاد و دوملت سے تری 53	[بانگ:99]

- اس امت کے کل فرقوں کے بارے میں روایات تین طرح کی ہیں: اول اکہتر 71 کا عدد۔ دوم تہتر 73 کا عدد۔ سوم ستر سے زیادہ والی احادیث۔ بہتر کا عدد کل فرقوں کے بارے میں نہیں۔ یہ اس امت کے گمراہ فرقوں کی تعداد ہے۔ علامہ اقبال کے اس شعر میں انہی بہتر گمراہ فرقوں کی طرف اشارہ ہے۔
- امام ابن حجر عسقلاني نے اکہتر 71 فرقوں میں بٹنے والي روایت نقل کي ہے[15]۔
- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، أَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلَى أُمَّتِي قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُحِلُّونَ الْحَرَامَ وَيُحَرِّمُونَ الْحَلَالَ» [16]
- امام ترمذي نے سنن[[17]] میں اور نور الدین الھیثمي نے مجمع البحرین[[18]] میں 73 فرقوں والي روایت نقل کي ھے۔
- شیخ عبد الحق دھلوي نے فرمایا کہ حدیث میں تہتر کے عدد سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر زمانے میں امت کے فرقوں کی تعداد اتنی ہے۔ کسی ایک زمانے میں امت کے فرقوں کی تعداد تہتر ہونے پر یہ حدیث صادق آجائے گی[19]۔
- امام حاکم نے مستدرک[[20]] میں اور امام بیھقي نے سنن کبريٰ[[21]] میں بھي ستر سے زائد والي روایت نقل کی ہے۔

7. **فتنہ ملت بیضا ہے امامت اُس کی** **امامت** **[ضرب:512]**

کتاب ملت بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے طلوع اسلام [بانگ:268]

یہ تعبیر بھی ایک حدیث پاک سے ماخوذ ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے: ترکتکم علي البیضاء[22]۔ ترجمہ: میں نے تمہیں" بیضاء" پر چھوڑا ہے۔ علامہ ابو الحسن سندھی نے فرمایا کہ اس حدیث میں بیضاء سے مراد ملت بیضاء ہے۔ یعنی واضح دین جس میں کوئی شبہ نہیں[23]۔

8. **سبق ملا ہے یہ معراج مصطفي سے مجھے کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں** **19[بال:319]**

کیا فلک کو سفر، چھوڑ کر زمیں میں نے سر گزشت آدم [بانگ:82]

جہان آب و گل سے عالم جاوید کی خاطر نبوت ساتھ جس کو لے گئی وہ ارمغاں تو ہے

طلوع اسلام [بانگ:269]

تو معني "والنجم" نہ سمجھا تو مجھے کیا ہے تیرا مدو جزر ابھي چاند کا محتاج معراج [ضرب:479]

مذکورہ بالا چاروں اشعار میں علامہ نے واقعہ معراج کے کسی جز یا پہلو کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پہلے تین اشعار میں یہ کہا کہ واقعہ معراج سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انسانیت کا مقام کس قدر بلند ہے۔ انسان کامل یعنی رسالت مآب ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا انسانیت کے مقام و وقار کو بہت بلندی بخشا ہے۔ چوتھے شعر میں علامہ یہ کہہ رہے ہیں کہ تم چاند اور اس کی کشش سے پیدا ہونے والی سمندر کی مد و جزر جیسی مادی چیزوں اور مادی واقعات کے

خو گر ہو۔ تمہارا مشاہدہ مادے تک محدود ہے۔ تمہارا عقل و شعور مادے کی بندشوں سے ایک لمحے کو بھی آزاد نہیں۔ اب تم معراج جیسے عظیم روحانی واقعے کی حقیقت سے بے خبر ہو، تو میں بالکل حیران نہیں ہوں۔ مجھے تمہارے عقل و شعور کی پستی اور روح کی گراوٹ کا احساس ہے۔ گویا علامہ اپنے مرشد مولائے روم کے اس شعر کی طرف اشارہ فرماتے ہیں:

ے فلسفی چوں منکر حنانہ است　　از حواس انبیاء بیگانہ است

ذیل میں ہم واقعہ معراج سے متعلق اہم معلومات درج کرتے ہیں:

جمہور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ واقعہ معراج جسم اور روح کے ساتھ بحالت بیداری پیش آیا[24]۔

راجح تاریخ 27 رجب 11 نبوی ہے[25]۔

قرآن پاک میں بھی اس واقعے کی طرف اشارہ ہے: وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ عِندَ سِدْرَةِ ٱلْمُنتَهَىٰ النجم: 13،14

9. یہی مقصود فطرت ہے، یہی رمز مسلمانی　　اخوت کی جہاں گیری، محبت کی فراوانی

طلوع اسلام [بانگ:270]

محبت کی فراوانی اسلام کی اساس ہے؛ یہ بات حدیث مبارکہ سے ماخوذ ہے۔

امام بیہقیؒ شعب الایمان میں روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن تو سراپا محبت ہوتا ہے۔ اور جو شخص محبت نہ کرتا ہو اور نہ اس سے محبت کی جائے؛ اس میں کوئی خیر نہیں۔[26]

10. پھڑک اٹھا کوئی تیری ادائے "ما عرفنا" پر　　58　　[بانگ:105]

- مولانا غلام رسول مہر اپنی شرح کلام اقبال میں فرماتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہوا[27]۔
- امام مناویؒ ت 1031ھ نے اس جملے ((سبحانك ما عرفناك حقَّ معرفتك)) کو ایک روایت سے تعبیر فرمایا ہے۔ مرفوع حدیث ہونے کی صراحت نہیں فرمائی۔[28]
- ملا علي قاریؒ اس جملے کو عارفین کا جملہ بتاتے ہیں[29]۔

11. کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا　　164　　[بانگ:271]

علامہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کملی والے کا لقب استعمال کرتے ہیں۔ یہ لقب قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ کملی اردو میں چادر کو کہتے ہیں۔ بہت سی روایات سے ثابت ہے کہ جب فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

پہلی وحی لے کر آیا تو وحی کے اثر سے آپ ﷺ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ آپ گھر تشریف لائے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو۔ چادر اوڑھانے کے لیے عربی میں دو لفظ مستعمل ہیں: زملونی اور دثرونی۔ روایات میں دونوں الفاظ مذکور ہیں۔ مسند احمد [30] کی روایت میں "زَمِّلُونِي" ہے اور صحیح بخاری [31] کی روایت میں" دَثِّرُونِي" ہے۔

انہیں الفاظ کی طرف قرآن پاک کی دو سورتوں سورہ مزمل اور سورہ مدثر میں اشارہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ

12. تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

169[بانگ:281]

- ابن ابي الدنیاؒ نے روایت نقل کی ہے کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ خدایا میں تجھے کہاں ڈھونڈوں؟ تو اللہ تعالی نے جواب دیا۔ ((تَلْقَانِي عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمْ)) یعنی تم مجھے ٹوٹے دل والوں کے پاس پاوگے۔ [32]
- ابو نعیم اصبهاني نے اس جیسا واقعہ حضرت موسی علیہ السلام کے بارے میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے ٹوٹے دل والوں کے پاس تلاش کرو[33]۔
- ملا علي قاري فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے: میں ان لوگوں کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میری [یاد اور میرے خوف] وجہ سے ٹوٹے ہوئے ہوں۔[34]
- بالکل ایسی ہی روایت امام غزالی نے بدایۃ الھدایۃ میں بلا سند ذکر کی ہے[35]۔

13. سماں "الفقر فخری" کا رہا شان امارت میں — خطاب بہ جوانان اسلام — [بانگ:180]

"الفَقرُ فَخري وبه اَفتخِر" ابن تیمیہ نے فرمایا کہ یہ روایت موضوع ہے[36]۔ ابن حجر نے صنعاني کے حوالے سے ذکر کیا کہ یہ روایت موضوع ہے[37]۔ امام سخاوي نے فرمایا کہ یہ باطل اور موضوع ہے[38]۔

14. اب تلک شاہد ہے جس پر کوہ فاراں کا سکوت — شمع اور شاعر — [بانگ:193]

سر فاراں پہ کیا دین کو کامل تو نے	شکوہ	[بانگ:168]
دل طور سینا و فاراں دو نیم	ساقی نامہ	[بال:415]
وادی فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے	دعا	[بانگ:212]

- شیخ عبد اللہ اعظمی تورات کی سفر تکوین کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ فاران وہی جگہ ہے جہاں اسماعیل علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ آکر ٹھہرے تھے۔[39]
- شیخ ابو العباس قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ تورات میں آیا ہے کہ اللہ تعالی نے سدہ ھاجرہ اور ان کے بیٹے اسماعیل کو وادی فاران میں لابسایا۔ اور یہ فاران سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔[40].
- علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ انجیل میں رسول اللہ ﷺ کا نام فارقلیط ہے اور یہ بیان بھی ہے کہ وہ فاران کی پہاڑیوں سے ہوں گے۔[41]
- ابن قتیبہ دینوریؒ فرماتے ہیں کہ تورات میں ((اللہ کے فاران سے اعلان کرنے)) کا مطلب یہ ہے کہ فاران یعنی مکہ کی پہاڑیوں کے درمیان اللہ تعالی محمد ﷺ پر اپنا کلام (قرآن مجید) نازل فرمائیں گے۔ اور اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ فاران سے مکہ مکرمہ مراد ہے۔ پھر بھی اگر کوئی کتابی جھوٹ بولے اور تحریف سے کام لے تو ہم کہیں گے کہ تورات میں ایک دوسری جگہ اس بات کا ذکر موجود ہے کہ ابراہیم اپنی زوجہ ھاجرہ اور بیٹے کو فاران کے علاقے میں بسایا تھا۔[42]
- علامہ حمویؒ فرماتے ہیں کہ فاران حجاز کي پہاڑیوں کانام ہے[43]۔
- مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ فرماتے ہیں کہ کتاب استثناء کے باب 33 میں جو بشارت آئی ہے کہ خدا تعالی کوہ فاران سے جلوہ گر ہو گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنا آخری کلام قرآن نازل فرمائے گا۔ اور فاران مکہ کے ایک پہاڑ کانام ہے[44]۔

15. **فرما گئے ہیں شاعری جزویست از پیغمبری** **شمع اور شاعر** **[بانگ:189]**

- غلام رسول مہرؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایک مشہور قول ہے[45]۔
- یہ بات حدیث مرفوع یا موقوف کے طور پر ہمیں نہیں ملی۔
- یہ بات مرزا غالب نے اپنے ایک شعر میں کہی تھی: ؎ غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے
- ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ بے شک بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں **[46]** ۔

16. وصال مصطفوي، افتراق بولہبی امرائے عرب سے [ضرب:525]

عشق تمام مصطفی، عقل تمام بولہب ذوق وشوق [بال:406]

ستیزہ کار رہاہے ازل سے تاامروز چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی ارتقا[بانگ:223]

ابو لہب رسول اللہ ﷺ کا حقیقی چچا تھا۔ ابو لہب اس کی کنیت تھی۔ نام عبد العزّیٰ بن عبد المطلب تھا۔ سب سے پہلے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے اعلان نبوت کر کے انہیں اسلام کی دعوت دی تو سب سے پہلے ابو لہب نے تکذیب کی اور کہا: "تبّاًلک سائر الیوم"۔ اس پر سورہ تبت نازل ہوئی۔

غزوہ بدر کے سات دن بعد ابو لہب کے بدن پر ایک زہریلا دانہ نکلا جو اس کی ہلاکت کا سبب بنا۔ ابو لہب کے تین بیٹے تھے: عتبہ، معتب اور عتیبہ۔ عتبہ اور معتب مشرف با اسلام ہوئے۔ جبکہ عتیبہ اپنے باپ کی طرح کفر پر مرا[47]۔

17. مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا | ایضاً | [ارمغان:658]

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے[48]،[49]،[50]۔

18. خوار ہوا کس قدر آدم یزداں صفات | عالم برزخ | [ارمغان:664]

خاکی و نوری نہاد، بندہ مولا صفات | مسجد قرطبہ | [بال:389]

ان دونوں اشعار میں علامہؒ نے انسان کو یزداں صفات اور مولا صفات کہا ہے۔ یعنی انسان مومن میں اللہ کی صفات کی جھلک ہوتی ہے۔ یہ بات درج ذیل روایت سے ماخوذ ہے۔

محدث عبد الحق دہلویؒ نے ایک روایت نقل کی ہے:" تخلّقوا باخلاق الله [51]"۔

اس کا معنی ہے: اللہ کی صفات سے متصف بنو۔ یعنی اللہ کا صفاتی نام رحیم ہے تو مومن کو رحم دل بننا چاہیے۔ اللہ کا صفاتی نام غفور ہے تو مومن کو اپنی زندگی میں درگزر کرنے والا ہونا چاہیے۔ اللہ کا صفاتی نام علیم ہے تو مومن کو علم کی طلب میں رہنا چاہیے اور علم کی اشاعت میں کھپنا چاہیے۔ اللہ کا صفاتی نام حلیم ہے تو مومن کو اپنے اندر بردباری پیدا کرنا چاہیے۔ اس کی عقلی توجیہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔

19. مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیر الٰہی28 | [بال:327]

تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے 22 | [ارمغان:674]

تقدیر شکن قوت باقی ہے ابھی اس میں | ناداں جسے کہتے ہیں تقدیر کا زندانی 15 | [بال:31]

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے | خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے 49 [بال:347]

علامہ اقبال مومن کو تقدیر الٰہی، تقدیر یزداں، اور تقدیر شکن قوت کہتے ہیں۔ یہ بات بعض روایات سے ماخوذ ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے

ہوتے ہیں۔[مگر اللہ کے ہاں ان کا مرتبہ اس قدر بلند ہوتا ہے کہ] اگر وہ کسی معاملے پر قسم کھا کر کہہ دیں کہ یوں ہو گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دیتا ہے۔[52]'[53]

چوتھے شعر کے قریب قریب ایک مفہوم بخاری شریف کی ایک حدیث قدسی سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس حدیث قدسی کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ مومن نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کی آنکھ، کان، ہاتھ اور پیر بن جاتا ہوں۔ پھر جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ اور میں اپنے فعل میں تردد نہیں پاتا مگر مومن [کامل] کے حوالے سے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو پسند نہیں کرتا[54]۔

20. زرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغناء 17 [بال:315]

ایک حدیث پاک میں ہے کہ بہترین آدمی دین کا علم رکھنے والا ہے۔ اگر کسی کو اس کی ضرورت ہو تو وہ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔ اور اگر لوگ اس سے بے پرواہی برتیں تو وہ بھی بے نیاز ہوتا ہے[55]،[56]۔

21. تو اے مولائے یثرب! آپ میری چارہ سازی کر 30 [بال:330]

مدینہ منورہ کا قدیم نام یثرب تھا۔

22. شمشیر وسناں اول، طاوٗس ورباب آخر 45 [بال:344]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں[57]۔

23. اے مسلماں! اپنے دل سے پوچھ، ملّا سے نہ پوچھ 25 [بال:325]

حدیث پاک میں گناہ کی نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ گناہ وہ بات یا کام ہے انسان کے دل میں کھٹکے اور انسان کو برا لگے کہ لوگوں کو اس بات کا پتہ چلے۔[58]

24. سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف 32 [بال:332]

اشارہ کیا ہے حب نبی اور حب آل نبی علیہ السلام کی طرف۔

25. ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ مسجد قرطبہ [بال:389]

بازو ہے قوی جس کا، وہ عشق ید اللّٰهي محراب گل افغان کے افکار [ضرب:636]

ایک حدیث قدسی کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اور میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا

ہے۔ اور اس کے پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ جب مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اگر مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت فرماتا ہوں[[59]]۔

اسی سے ملتی جلتی ایک حدیث بخاری شریف میں بھی مذکور ہے[[60]]۔

26. کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب　　مسجد قرطبہ　　[بال:393]

مصنف ابن ابی شیبہ میں عمر بن خطابؓ کا قول ہے: تم خدا کے سامنے حساب لیے جانے سے پہلے خود اپنا محاسبہ کیا کرو۔ [[61]]

27. مقام ذکر ہے "سبحان ربي الاعلی"　　ذکر و فکر　　[ضرب:485]

حدیث سے ثابت ہے کہ یہ تسبیح رسول اللہ ﷺ نماز کے سجدوں میں پڑھتے تھے[[62]]۔

28. قاري نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن　　مرد مسلمان　　[ضرب:522]

ام المومنین سیدہ عائشہؓ کا قول ہے: آپ علیہ السلام کے اخلاق تو قرآن تھا۔[[63]]،[[64]]

29. یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا　　بشیري ہے آئینہ دار نذیری　　دین وسیاست[بال:410]

اس شعر میں رسول پاک ﷺ کی ایک صفت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ علیہ السلام کامل ترین اخلاقیات کے ساتھ جب ضرورت پڑی تو دشمنان اسلام کے ساتھ شجاعت واستقامت کے ساتھ جنگوں میں صف آرا بھی رہے۔

30. منہ کے بل گر کے "ھو اللہ احد" کہتے تھے　　شکوہ　　[بانگ:165]

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ ایک بت کی طرف چھڑی سے اشارہ کر کے یہ آیت[جَآءَ ٱلۡحَقُّ وَزَهَقَ ٱلۡبَٰطِلُۚ] پڑھتے جاتے اور بت منہ کے بل اوندھے گرتے جاتے[[65]]۔

البتہ بتوں کا ھو اللہ احد کہنے کی تصریح کسی روایت میں ہمیں نہیں ملی۔ اس کی توجیہ بہت واضح طور پر ممکن ہے کہ علامہ کی مراد زبان حال سے اللہ کی توحید کا اقرار کرنا ہے۔

31. شاخ طوبی پہ نغمہ ریز طیور　　سیر فلک　　[بانگ:175]

حدیث کے مطابق طوبی جنت کے ایک درخت کا نام ہے جو جنت الفردوس میں ہے[[66]]۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طوبی جنت کا ایک درخت ہے جس کی لمبائی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کی ایک شاخ کے نیچے گھڑ سوار ستر سال تک دوڑتا رہے۔ اس کے پتے ریشم کے لباس کی طرح ہیں۔ ان پتوں پر بختی اونٹوں جتنے بڑے پرندے بیٹھتے ہیں[[67]]۔

32. وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے 17 [بال:317]

تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے شمع اور شاعر [بانگ:192]

پہلے شعر میں علامہ نے رسول اللہ ﷺ کی صفت خاتم النبیین کا ذکر کیا اور دوسرے شعر میں امت محمدیہ علی صاحبہا السلام کے آخری امت ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ یہ بات حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کا آخری پیغمبر اور رسول ہوں اور تم [یعنی امت محمدیہ] آخری امت ہو۔[[68]]،[[69]]

33. کچھ جو سمجھا میرے شکوے کو تو رضواں سمجھا جواب شکوہ [بانگ:199]

رہی میں ایک مدت غنچہ ہائے باغ رضواں میں پھولوں کی شہزادی [بانگ:24

احادیث میں مذکور ہے کہ رضوان جنت کے منتظم فرشتے کا نام ہے، وہ وہاں کے انتظامات پر مامور ہے[[70]]،[[71]]۔

34. زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں والدہ مرحومہ کی یاد میں [بانگ:231]

امام عبد اللہ بن مبارکؒ امام اوزاعیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ بلال بن سعدؒ فرماتے تھے: اے ہمیشگی والو اور بقا والو! تم فنا ہونے کے لیے نہیں پیدا کیے گئے۔ تم تو بس ایک گھر [عالم] سے دوسرے گھر [عالم] میں منتقل ہوتے ہو۔[[72]]

35. بانگ صور اسرافیل دلنواز نہیں 31[بال:330]

تیری دنیا کا یہ سرافیل رکھتا نہیں ذوق نے نوازی جاوید سے [ضرب:551]

بانگ اسرافیل اُن کو زندہ کر سکتی نہیں عالم برزخ [ارمغان:662]

مذکورہ بالا تینوں اشعار میں علامہ اقبال اللہ کے مقرب فرشتے اسرافیل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اسرافیلؑ کی متعدد ذمہ داریوں میں سے ایک امتیازی ذمہ داری قیامت کے دن صور پھونکنے کی ہے۔ قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ صور پھونکنے کا عمل تین مرتبہ ہو گا۔ پہلی مرتبہ لوگوں پر گھبراہٹ طاری ہو جائے گی۔ دوسری مرتبے میں لوگ مر جائیں گے۔ تیسری مرتبہ میں روز اول سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام انسان موت کی نیند سے بیدار ہو کر میدان حشر کی طرف چلیں گے۔ علامہؒ اسرافیل کو موت کی نیند سے بیدار کرنے کا استعارہ قرار دیتے ہیں۔ وہ خود کو اسرافیل اور اپنے کلام کو صور اسرافیل سے تشبیہ دیتے ہیں کہ وہ لوگوں کو جہالت، نفی خودی اور زوال کی نیند سے بیدار کرنے کے لیے تلخ لہجہ اختیار کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔

امام عبد اللہ بن مبارکؒ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریلؑ سے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیسا ہو اگر آپ اسرافیل کو دیکھیں؟ اس کے بارہ (12) پر ہیں۔ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں۔ عرش

اس کے کندھے پر ٹکا ہے۔ اور بسا اوقات وہ اللہ تعالی کی عظمت اور قہر و جلال کے احساس سے [سمٹ کر] چھوٹی چڑیا کی طرح ہو جاتا ہے، اور عرش الٰہی کو اللہ کی رحمت ہی تھامتی اور سہارتی ہے [73]۔

امام اسحاق بن راھویہؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اسی دن اس نے صور کو پیدا کیا اور وہ اسرافیل کو دے دیا۔ تب سے اسرافیل اس صور کو اپنے منہ سے لگائے ہوئے ہے اور اپنی نگاہیں عرش الٰہی کی جانب کیے ہوئے امر الٰہی کا منتظر ہے۔ ابو ہریرہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صور کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک سینگ نما چیز ہے۔ ابو ہریرہؓ نے عرض کیا: وہ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد کیا: وہ بہت بڑا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے اشک اسرافیل کے منہ کا حجم آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ اللہ تعالی اسرافیل کو حکم دیں گے کہ وہ تین مرتبہ پھونک ماریں۔ پہلی پھونک کا نام "**نفخة الفزع**" ہے، دوسری پھونک کا نام "**نفخة الصعق**" ہے، اور تیسری پھونک کا نام "**نفخة القيام لرب العالمين** " ہے [74]۔

حوالہ جات

[1] ادریس کاندھلوی، سیرت مصطفی، مکتبہ عمر فاروق کراچی، ط 2013م، ج2، ص50-124

[2] ادریس کاندھلوی، سیرت مصطفی، مکتبہ عمر فاروق کراچی، ط 2013م، ج2، ص408-421

[3] غلام رسول مہر، مطالب کلام اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز لاہور، ط س ن ندارد، ص ۱۴۷

[4] احمد بن حجر العسقلاني ت852ھ، الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس المسمى «زهر الفردوس»، جمعية دار البر، دبي - الإمارات العربية المتحدة، ط 2018م، ج1، ص479

[5] معمر بن عبد الواحد بن الفاخر السمرقندي الاصبهاني ت 564ھ، موجبات الجنة، مكتبة عباد الرحمٰن، ط 2002م، ص282، حديث 423

[6] إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي ت 1162ھ، كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس، مكتبة القدسي، لصاحبها حسام الدين القدسي – القاهرة، ط 1351ھ، ج2، ص 164، حديث 2123

[7] رضي الدين حسن بن محمد الصنعاني الحنفي ت 650ھ، الموضوعات، دار المأمون للتراث – دمشق، ط 1405ھ، ص52

[8] شمس الدين محمد بن احمد الذهبي ت 748ھ، تلخيص كتاب الموضوعات لابن الجوزي، مكتبة الرشد – الرياض، ط 1998م، ص 86

[9] ابو الحسنات عبد الحی اللکھنوی ت 1304ھ، الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، مكتبة الشرق الجديد – بغداد، ط سن ندارد،ص 43، 44

[10] أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني، المصنف، دار التأصيل، ط 2013م، ج6، ص10، حديث 10554

[11] یعنی جغراگیائی یا نسلی بنیادوں پر وطن کے تصور سے۔

[12] أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني ت211ھ، المصنف، دار التأصيل، ط2013 م، ج9، ص198،197، حديث 19283

[13] أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي الحميدي المكي (ت 219ھ)، مسند الحميدي، دار السقا، دمشق – سوريا، ط1996 م، ج2، ص327، حديث 1275

[14] أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (261 ھ)، صحيح مسلم، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة، ط1955 م، ج4، ص1999، حديث 2585

[15] شهاب الدين ابن حجر العسقلاني ت 852ھ، مختصر زوائد مسند البزار على الكتب الستة ومسند أحمد، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت – لبنان، ط 1992م، ج2، ص176، حديث 1644

1. [16] ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني ت 360ھ، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية – القاهرة الطبعة: الثانية، ج 18، ص 50

[17] ابو عيسي محمد بن عيسي الترمذي ت 279ھ، الجامع المختصر السنن عن رسول الله ﷺ ومعرفة الصحيح والمعلول وما عليه العمل المعروف جامع الترمذي، مكتبة البشري كراچي، ط 2021م، ج 3، ص1049، حديث 2641

[18] نور الدين الهيثمي ت 807ھ، مجمع البحرين في زوائد المعجمين (المعجم الأوسط والمعجم الصغير للطبراني)، مكتبة الرشد الرياض، ط 1992م، ج1، ص238، حديث 262

[19] عبد الحق دهلوی ت 1052ھ، لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، دار النوادر، دمشق – سوريا، ط 2014م، ج1، ص 494

[20] ابو عبد الله الحاكم النيسابوري ت 405ھ، المستدرك علي الصحيحين، دار النهاج القويم سوريا، ط2018م، ج7، ص492، حديث 6493

[21] ابو بكر البيهقي ت 458ھ، المدخل الي السنن الكبري، دار الخلفاء للكتاب الاسلامي كويت، ط سن ندارد، ص188، حديث 207

[22] محمد بن يزيد بن ماجه القزويني ت 273ھ، سنن ابن ماجه، مكتبة البشري كراچي، ط 2020م، ج1، ص122، حديث 43

[23] ابو الحسن محمد بن عبد الهادي السندي ت 1139هـ، حاشية السندي علي سنن ابن ماجه، [مطبوع مع سنن ابن ماجه]، مكتبة البشري كراچي، ط 2020م، ج1، ص122

[24] اشرف على تهانوى، تنوير السراج فى ليلة المعراج، مكتبة البشري كراچي، ط 2015م، ص 51

[25] ادريس كاندهلوى، سيرت مصطفى، مكتبه عمر فاروق كراچى، ط 2013م ،ج1، ص 229۔257

[26] أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي (384 - 458 هـ)، شعب الإيمان، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، ط2003 م، ج10، ص443، حديث 7768

[27] غلام رسول مہر، مطالب كلام اقبال اردو، شيخ غلام على اينڈ سنز پبليشرز لاہور، ط سن ندارد، ص۱۸۰

[28] زين الدين محمد بن تاج العارفين الحدادي ثم المناوي القاهري ت 1031هـ، فيض القدير شرح الجامع الصغير، المكتبة التجارية الكبرى – مصر، ط1356هـ، ج2، ص410

[29] ملا علي القاري الهروي ت 1014 هـ ، الحرز الثمين للحصن الحصين، (بدون ناشر)الطبعة: الأولى، 2013 م، ج3، ص1321

[30] أحمد بن حنبل (241 هـ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، ط2001 م، ج 22، ص 368، حديث 14483

[31] محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخاري، (دار ابن كثير، دار اليمامة) – دمشق، ط 1993 م، ج4، ص1874، حديث 4638

[32] أبو بكر عبد الله بن محمد البغدادي الأموي المعروف بابن أبي الدنيا ت 281هـ، الهم والحزن، دار السلام – القاهرة، ط1991م، ص56

[33] أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني ت 430 هـ، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، مطبعة السعادة - بجوار محافظة مصر،ط1974 م، ج2، ص364

[34] علي بن سلطان محمد، نور الدين الملا الهروي القاري (ت 1014هـ)، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، دار الفكر، بيروت – لبنان، ط 2002م،ج1، ص295

[35] محمد بن محمد الغزالي، بداية الهداية، دار السلام قاهرة مصر، ط 2018م، ص212

[36] تقى الدين احمد ابن تيميه ت 628هـ، احاديث القصاص، المكتب الإسلامي، بيروت – لبنان، ط 1985م، ص 59

[37] احمد بن علي ابن حجر العسقلاني ت 852هـ، التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، ط 1989م، ج3، ص241

[38] شمس الدين محمد بن عبد الرحمٰن السخاوي ت 902هـ، المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، دار الكتاب العربي – بيروت، ط 1985م،ص 480

[39] أبو أحمد محمد عبد الله الأعظمي المعروف بـ «الضياء»، الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل المرتب على أبواب الفقه، دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية، 2016 م، ج11، ص33

[40] أبو العباس أحمد بن عمر القرطبي ت 656هـ، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم، دار الكلم الطيب، دمشق – بيروت، ط 1996 م، ج6، ص148

[41] بدر الدين محمود بن أحمد العينى (ت 855 هـ)، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث العربي،ط سن ندارد،ج19، ص233

[42] أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينوري ت 276 هـ، أعلام رسول الله المنزلة على رسله صلى الله عليهم في التوراة والإنجيل والزبور والقرآن وغير ذلك ودلائل نبوته من البراهين النيرة والدلائل الواضحة، دار الصميعي للنشر والتوزيع – الرياض، ط2020 م، ص163

[43] شهاب الدين ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي ت 626هـ، معجم البلدان، دار صادر، بيروت،ط1995 م،ج3، ص171

[44] رحمت الله كيرانوى ت 1308هـ، اظہار الحق، [اردو ترجمه و شرح از تقى عثمانى بنام بائيبل سے قرآن تک]، مكتبه دارا لعلوم كراچى، ط 2019م، ج3، ص 211-214

[45] غلام رسول مہر، مطالب كلام اقبال اردو، شيخ غلام على اينڈ سنز پبليشرز لاہور، ط سن ندارد، ص336

[46] أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخارى، (دار ابن كثير، دار اليمامة) – دمشق، ط 1993م، ج5، ص 2276، حديث 5793

[47] ادريس كاندهلوى، سيرت مصطفى، مكتبه عمر فاروق كراچى، ط 2013م ،ج1، ص 174-176

[48] ابو حنيفة نعمان بن ثابت ت 150هـ، مسند ابي حنيفة برواية الحصكفي، مكتبة البشري كراچي، ط 2015م، ص 910، حديث 500

[49] ابو عيسي محمد بن عيسي الترمذي، سنن الترمذي،مكتبة البشرى كراچى، ط 2021م، ج3، ص1192، حديث 3147

[50] سليمان بن أحمد الطبراني ت 360 هـ، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، الطبعة الثانية، ج8، ص102، حديث 7497

[51] عبد الحق الدهلوي ت 1052هـ، لمعات التنقيح شرح مشكاة المصابيح، دار النوادر دمشق سوريا، ط 2014م، ج5، ص51

[52] أبو بكر عبد الله بن محمد المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ)، الاولياء، مؤسسة الكتب الثقافية بيروت، ط 1413، ص 22 ، حديث 42

[53] أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (ت 852 ه)، الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس المسمى «زهر الفردوس»، جمعية دار البر، دبي - الإمارات العربية المتحدة، ط2018 م، ج8، ص343، حديث 3341

[54] أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، صحيح البخاري، دار ابن كثير دمشق، ط 1993م، ج5، ص 2384، حديث 6137

[55] مجد الدين المبارك بن محمد الشيباني ابن الأثير الجزري (المتوفى: 606 ه)، جامع الأصول في أحاديث الرسول، مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان، ط سن ندارد، ج9، ص229، حديث 6823

[56] محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي، مشكاة المصابيح، المكتب الإسلامي – بيروت، ط 1985م، ج1، ص83، حديث 251

[57] أبو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك بن واضح الحنظلي (ت 181ه)، كتاب الجهاد، الدار التونسية – تونس، ط 1972م، ص 170، حديث 229

[58] احمد بن حنبل ت 241ھ، مسند الامام احمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، ط2001م، ج29، ص179، حديث17631

2. [59] أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني، المصنف، الناشر: دار التأصيل، ط 2013 م، ج10، ص 242، حديث 21372

[60] أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، صحيح البخاري، دار ابن كثير دمشق، ط 1993م، ج5، ص 2384، حديث 6137

[61] أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (ت 235 ه)، المصنف، دار كنوز إشبيليا الرياض – السعودية، ط 2015م، ج19، ص308، حديث 37178

[62] ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره الترمذى ت 279ھ، سنن الترمذى، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، ط 1975م، ج2، ص 48، حديث 262

[63] احمد بن حنبل ت 241ھ، مسند الامام احمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، ط2001م، ج41، ص148، حديث 24601

[64] محمد بن إسماعيل البخاري (ت 256 ه)، الأدب المفرد، المطبعة السلفية ومكتبتها – القاهرة، ط 1379ھ، ص115، حديث 308

[65] ادریس کاندھلوی، سیرت مصطفی، مکتبه عمر فاروق کراچی، ط 2013م ،ج2، ص388

[66] محمد ناصر الدين الألباني، صحيح الترغيب والترهيب، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع – الرياض، ط 2000م، ج3، ص508، حديث 3729

[67] ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (ت 634 ه)، صفة الجنة، الناشر: جامعة الملك سعود، الرياض، ط 2011م، ج3، ص63

[68] ابن ماجة محمد بن يزيد القزويني(ت 273 ه)، سنن ابن ماجه، **دار إحياء الكتب العربية، ط سن ندارد، ج2، ص 1359، حديث 4077**

[69] أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (ت 405 ه)، المستدرك على الصحيحين، دار المنهاج القويم ، الجمهورية العربية السورية، ط 2018م، ج9، ص 534

[70] أبو الحسن علي بن عمر البغدادي الدارقطني (ت 385ه)، رؤية الله، مكتبة المنار، الزرقاء – الأردن، ط 1411ھ، ص 179، حديث 64

[71] أحمد بن علي بن محمد بن علي بن حجر العسقلاني (ت 852 ه)، الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس المسمى «زهر الفردوس»، جمعية دار البر، دبي - الإمارات العربية المتحدة، ط2018 م، ج1، ص 793

[72] عبد الله بن المبارك المروزي (ت 181 ه)، الزهد والرقائق لابن المبارك، قام بنشره: محمد عفيف الزعبي، تاريخ النشر بالشاملة :1441ھ، ص167

[73] عبد الله بن المبارك المروزي (ت 181 ه)، الزهد والرقائق لابن المبارك، قام بنشره: محمد عفيف الزعبي، تاريخ النشر بالشاملة :1441ھ، ص 74، حديث 221

[74]أبو يعقوب اسحاق بن راهويه (ت 238ه)، مسند اسحاق بن راهويه، مكتبة الإيمان - المدينة المنورة، ط1991م، ج1، ص84، حديث 10

مصادر و مراجع

1. احاديث القصاص، تقی الدين احمد ابن تيميه ت 628ھ، المكتب الإسلامي، بيروت – لبنان، ط 1985م
2. **أعلام رسول الله** المنزلة على رسله صلى الله عليهم في التوراة والإنجيل والزبور والقرآن وغير ذلك ودلائل نبوته من البراهين النيرة والدلائل الواضحة، أبو محمد عبد الله بن مسلم **بن قتيبة الدينوري** ت 276 ه، دار الصميعي للنشر والتوزيع – الرياض، ط2020 م
3. اظہار الحق، [اردو ترجمه و شرح از تقی عثمانی بنام بائیبل سے قرآن تک]، رحمت الله كيرانوی ت 1308ھ، مكتبه دارا لعلوم کراچی، ط 2019م
4. الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، ابو الحسنات عبد الحی اللكهنوی ت 1304ھ، مكتبة الشرق الجديد – بغداد، ط سن ندارد
5. الأدب المفرد، محمد بن إسماعيل البخاري (ت 256 ه)، المطبعة السلفية ومكتبتها – القاهرة، ط 1379ھ
6. الاولياء، أبو بكر عبد الله بن محمد المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281ه)، مؤسسة الكتب الثقافية بيروت، ط 1413،
7. التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير، احمد بن علي ابن حجر العسقلاني ت 852ھ، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، ط 1989م

8. الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل المرتب على أبواب الفقه، أبو أحمد محمد عبد الله الأعظمي المعروف بـ«الضياء»، دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية، 2016 م
9. الحرز الثمين للحصن الحصين، ملا علي القاري الهروي ت 1014 ھ ، (بدون ناشر)الطبعة: الأولى، 2013 م
10. الزهد والرقائق لابن المبارك، عبد الله بن المبارك المروزي (ت 181 ھ)، قام بنشره: محمد عفيف الزعبي، تاريخ النشر بالشاملة :1441ھ، ص167
11. الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس المسمى «زهر الفردوس»، احمد بن حجر العسقلاني ت852ھ، جمعية دار البر، دبي - الإمارات العربية المتحدة، ط 2018م
12. المدخل الي السنن الكبري، ابو بكر البيهقي ت 458ھ، دار الخلفاء للكتاب الاسلامي كويت، ط سن ندارد
13. المستدرك علي الصحيحين، ابو عبد الله الحاكم النيسابوري ت 405ھ، دار النهاج القويم سوريا، ط2018م
14. المصنف، أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني، الناشر: دار التأصيل، ط 2013 م
15. المصنف، أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (ت 235 ھ)، دار كنوز إشبيليا الرياض – السعودية، ط 2015م،
16. المعجم الكبير، ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني ت 360ھ، مكتبة ابن تيمية – القاهرة الطبعة: الثانية
17. المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم، أبو العباس أحمد بن عمر القرطبي ت 656ھ، دار الكلم الطيب، دمشق – بيروت، ط 1996 م
18. المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، شمس الدين محمد بن عبد الرحمٰن السخاوي ت 902ھ، دار الكتاب العربي – بيروت، ط 1985م
19. الموضوعات، رضي الدين حسن بن محمد الصنعاني الحنفي ت 650ھ، دار المأمون للتراث – دمشق، ط 1405ھ
20. الهم والحزن، أبو بكر عبد الله بن محمد البغدادي الأموي المعروف بابن أبي الدنيا ت 281ھ، دار السلام – القاهرة، ط1991م
21. بداية الهداية، محمد بن محمد الغزالي، دار السلام قاهرة مصر، ط 2018م
22. تلخيص كتاب الموضوعات لابن الجوزي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي ت 748ھ، مكتبة الرشد – الرياض، ط 1998م
23. تنوير السراج فی ليلة المعراج، اشرف علی تهانوی، مكتبة البشري كراچي، ط 2015م
24. جامع الأصول في أحاديث الرسول، مجد الدين المبارك بن محمد الشيباني ابن الأثير الجزري (المتوفى: 606 ھ)، مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان، ط سن ندارد،
25. حاشية السندي علي سنن ابن ماجه، ابو الحسن محمد بن عبد الهادي السندي ت 1139ھ، [مطبوع مع سنن ابن ماجه]، مكتبة البشري كراچي، ط 2020م
26. حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني ت 430 ھ، مطبعة السعادة - بجوار محافظة مصر،ط1974 م

27. رؤية الله، أبو الحسن علي بن عمر البغدادي الدارقطني (ت 385ه)، مكتبة المنار، الزرقاء – الأردن، ط 1411ه،
28. سنن ابن ماجه، ابن ماجة محمد بن يزيد القزويني(ت 273 ه)، **دار إحياء الكتب العربية، ط سن ندارد،**
سنن ابن ماجه، محمد بن يزيد بن ماجه القزويني ت 273ه، مكتبة البشري كراچي، ط 2020م،
29. سنن الترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی ت 279ه، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي،مصر، ط 1975م،
سنن الترمذي[الجامع المختصر السنن عن رسول الله ﷺ ومعرفة الصحيح والمعلول وما عليه العمل]، ابو عيسي محمد بن عيسي الترمذي، مكتبة البشرى كراچی، ط 2021م،
30. سیرت مصطفی، ادریس کاندھلوی، مکتبه عمر فاروق کراچی، ط 2013م
31. شعب الإيمان، أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي (384 - 458 ه)، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، ط2003 م
32. صحيح البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، دار ابن كثير دمشق، ط 1993م
صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل البخاري، (دار ابن كثير، دار اليمامة) – دمشق، ط 1993 م
33. صحيح الترغيب والترهيب، محمد ناصر الدين الألباني، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع – الرياض، ط 2000م
34. صحيح مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (261 ه)، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة، ط1955 م
35. صفة الجنة، ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (ت 634 ه)، الناشر: جامعة الملك سعود، الرياض، ط 2011م
36. عمدة القاري شرح صحيح البخاري، بدر الدين محمود بن أحمد العينى (ت 855 ه)، دار إحياء التراث العربي،ط سن ندارد
37. فيض القدير شرح الجامع الصغير، زين الدين محمد بن تاج العارفين الحدادي ثم المناوي القاهري ت 1031ه، المكتبة التجارية الكبرى – مصر، ط1356ه
38. كتاب الجهاد، أبو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك بن واضح الحنظلي (ت 181ه)، الدار التونسية – تونس، ط 1972م
39. كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس، إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي ت 1162ه، مكتبة القدسي، لصاحبها حسام الدين القدسي – القاهرة، ط 1351ه
40. كليات اقبال اردو، [بانگ درا، بال جبريل، ضرب كليم، ارمغان حجاز]، علامه محمد اقبال، علم و عرفان پبلیشرز لاہور، ط 2005م
41. لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، عبد الحق دهلوى ت 1052ه، دار النوادر، دمشق – سوريا، ط 2014م
42. مجمع البحرين في زوائد المعجمين (المعجم الأوسط والمعجم الصغير للطبراني)، نور الدين الهيثمي ت 807ه، مكتبة الرشد الرياض، ط 1992م

43. مختصر زوائد مسند البزار على الكتب الستة ومسند أحمد، شهاب الدين ابن حجر العسقلاني ت 852هـ، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت – لبنان، ط 1992م
44. مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، علي بن سلطان محمد، نور الدين الملا الهروي القاري (ت 1014هـ)، دار الفكر، بيروت – لبنان، ط 2002م
45. مسند ابي حنيفة برواية الحصكفي، ابو حنيفة نعمان بن ثابت ت 150هـ، مكتبة البشري كراچي، ط 2015م
46. مسند اسحاق بن راهويه، أبو يعقوب اسحاق بن راهويه (ت 238هـ)، مكتبة الإيمان - المدينة المنورة، ط1991م
47. مسند الإمام أحمد بن حنبل، أحمد بن حنبل (241 هـ)، مؤسسة الرسالة، ط2001 م
48. مسند الحميدي، أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي الحميدي المكي (ت 219هـ)، دار السقا، دمشق – سوريا، ط1996 م
49. مشكاة المصابيح، محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي، المكتب الإسلامي – بيروت، ط 1985م
50. معجم البلدان، شهاب الدين ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي ت 626هـ، دار صادر، بيروت، ط1995 م
51. مطالب كلام اقبال اردو، غلام رسول مہر، شيخ غلام على اينڈ سنز پبلیشرز لاہور، ط سن ندارد
52. موجبات الجنة، معمر بن عبد الواحد بن الفاخر السمرقندي الاصبهاني ت 564هـ، مكتبة عباد الرحمٰن، ط 2002م